
UTL AT DOWNSVIEW
D RANGE BAY SHLF POS ITEM C
39 09 01 22 09 001 8




LIBRARY
FEB 24 1969
UNIVERSITY OF TORONTO

Muhammad Siddik Hasan, Nawab of Bhopal

تحریم الخمر والزنا واللواط والمعازف والعشق

Tahrim al-Khamr

از تالیف لطیف عمدة المفسرین قدوة المحدثین حامی سنن ماحی بدع وفتن علامۂ زمان نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خانصاحب القنوجی البخاری ثم البهوفالی علیہ الرحمۃ والغفران نور اللہ تعالی مرقدہ

بجانب

ناصر حدیث سید المرسلین حاجی حافظ شیخ حمید اللہ صاحب سوداگر دام اللہ فیوضہم صدر بازار دهلی

طبع فی المطبع جی اینڈ سنز الواقع فی بلدۃ الدهلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ یَّقْتَفِیْہِ

امابعد یہ رسالہ ہے بیان میں تحریم شراب وزنا و لواطہ و معازف[۱] وعشق کی ہر چند گناہ کبیرہ[۲] جو متعلق اعضاء[۳] ہوتے ہیں چار سو ایک ہیں لکن یہ پانچ گناہ اس طرح کے ہیں کہ ایک جہان کا عیش گویا یہی اعمال ٹھیرے ہیں گرفتاری مسلمانوں کی مرد ہوں یا عورت بیشتر انہیں کبائر میں ہے اور لوگ ان کاموں کی کرنے میں کچھ عیب نہیں جانتے بلکہ ان گناہوں کو ہلکا سمجھکر اپنی مجلسوں میں فخر کرتے ہیں اور جو مال حلال یا حرام ہاتھ آتا ہے وہ انہیں معاصی[۴] میں خرچ ہوتا رہتا ہے حالانکہ انجام انکا بعد موت کے قبر میں پھر حشر میں بہت برا ہے اور جما رہنا انپر دنیا میں سبب سوء خاتمہ[۵] کا ہوتا ہے عیاذاً باللہ اسلئے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ان گناہوں سے بچے یا بربادی آخرت پر راضی ہو پھر اسیقدر فرض ہے کہ جو کچھ شرع شریف میں اس بابت آیا ہے ہم اوسکو سب کے کان میں ڈالدیں ماننا نہ ماننا اونکا کام ہے

فصل بیان میں شرابخواری کے

حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ شرابی وقت شراب پینے کے مومن نہیں رہتا ہے رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَاَھْلُ السُّنَنِ یعنی اوس وقت ایمان اوس سے الگ ہو جاتا ہے وہ بے ایمان رہجاتا ہے۔ نسائی کا لفظ یہ ہے کہ جس نے یہ کام کیا اوس نے پٹہ اسلام کا اپنی گلے سے نکالڈالا ہاں اگر توبہ کریگا تو اللہ قبول فرمانیوالا ہے ابن عمر رفعاً کہتے ہیں اللہ نے لعنت کی ہے شراب پر اور پینے والے اور پلانے والے اور خریدکرنے والے

[۱] یعنی باجے شک فونوگراف وغیرہ
[۲] یعنی بڑے گناہ
[۳] یعنی ہاتھ پاؤں زبان وغیرہ ۱۲
[۴] یعنی گناہوں میں ۱۲
[۵] یعنی برے خاتمہ کا ۱۲

اور بیچنے والے اور نچوڑنے والے اور بنانے والے اور اوٹھانے والے پر اور جس کے پاس اوٹھاکر لیجائیں رواہ ابوداود ابن ماجہ میں ذکر آکل ثمن کا بھی کیا ہے یعنی جو کوئی اوس کی قیمت کھائے اوسپر بھی لعنت ہے یہ سب دس شخص ہوئے سو زبان خدا و رسول پر ملعون ہیں انس بن مالک کی حدیث میں بھی ان دس شخصوں پر لعنت آئی ہے رواہ ابن ماجۃ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے حافظ نے کہا اسکے سب راوی ثقہ ہیں۔

مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں جو شخص شراب بیچے اوسکو چاہیے کہ سور بھی کہائے رواہ ابوداؤد خطابی نے کہا یہ اس لئے کہ گناہ میں یہ دونوں امر برابر ہیں جیسے شراب بیچنا ویسے ہی سور کہانا ابن عباس کی حدیث میں فرمایا ہے میرے پاس جبریل نے آکر کہا اے محمد اللہ نے لعنت کی ہے خمر پر اور خمر کے بنانے والے اور صاف کرنے والے اور پینے والے پر اور جس کے پاس اوسکو لیجائیں اور خریدار اور فروشندہ و ساقی و مسقی پر یعنی جو پلائے اور جسنے پی رواہ احمد باسناد صحیح وابن حبان حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے حدیث ابو امامہ میں فرمایا ہے ایک قوم اس امت کے رات کو کہانے پینے لہو و لعب میں بسر کریگی صبح کو بندر و سور بنجائیگی اونکو خسف و قذف پہونچیگا لوگ چرچا کرینگے کہ آج کی رات فلاں خاندان میں یا فلاں گہر میں خسف ہوا ہے پہر اونپر آسمان سے پتھر برسینگے جس طرح کہ قوم لوط علیہ السلام پر برسے تھے اور اون کے گہروں پر قذف ہوگا اور باد عقیم چلیگی جس طرح کہ قوم عاد پر چلی تہی اور وہ ہلاک ہوگئے تھے اور اون کے گہروں پر جنمیں شراب پی جاتی تہی اور حریر پہنا جاتا تہا اور گانے والیاں ہوتی تہیں آندہی آئیگی رواہ احمد وابن ابی الدنیا والبیہقی یہ حادثہ اس امت میں کئی بار ہوچکا ہے اور ہوتا رہیگا اللہ تعالے بعض جگہہ اپنا عذاب ظاہر کرکے لوگوں

له یعنی بوجہ فرمان خدا و رسول کے
عه یعنی خسف والا
عه یعنی زمین میں دہنس جاوینگے اور آسمان سے
عه یعنی پتھر برسینگے
عه یعنی بانجہ ہوا جو کسی قسم کا فایدہ نہ پہنچاوے
شه ریشم ۱۲

کو ہوشیار کر دیتا ہے لکن جن کی گھٹی میں یہ افعال پڑے ہیں اونکی آنکھیں ہرگز نہیں کھلتیں اور نہ وہ خواب غفلت سے جاگتے ہیں اونکا جاگنا جب ہی ہوگا کہ اونپر بھی یہی بلا اوتریگی یا مرکر قبر میں جائیں گے تب کہیں اونکو یقین اپنے اس انجام ناکام کا ہوگا اِنّا اللہ علی بن ابی طالب نے رفعاً کہا ہے کہ جب میری امت پندرہ کام کریگی تب اونپر بلا اوتریگی پوچھا وہ کیا کام ہیں کہا جب غنیمت کو مال اور امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان جانیں گے اور مرد جورو کا مطیع ہوگا اور ماں کا نافرمان یار سے سلوک کریگا اور باپ سے جفا اور مسجدوں میں شور وغل ہوگا اور قوم کا سردار کمینہ ہوگا آدمی کی عزت ڈر سے اوسکی بدی کے کیجائیگی شراب خواری ہوگی حریر پہنا جائیگا گانے والیاں اور باجے ظاہر ہونگے پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کریگی اس وقت میں تم ایک لال آندھی یا خسف یا مسخ کے منتظر رہو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اب ہر شخص معلوم کرسکتا ہے کہ یہ سب چیزیں اس امت میں مروج ہیں یا نہیں جبکہ مروج ہیں تو اب بلا کے آنیکا شکوہ ناحق ہے اسی کو غنیمت جاننا چاہیے کہ ابتک خسف و مسخ نہیں ہوا اگرچہ بعد موت کے اس خواب غفلت سے جاگ اوٹھیں گے اس انجام کا یقین کرلینا ضرور ہے خواہ یہاں ہو یا وہاں بلکہ بنظر بصیرت نزدیک اہل معرفت کے یہ خسف و مسخ حالت موجودہ مسلمین میں واقع ہوچکا ہے اگر صورت مسخ نہیں ہوئی ہے تو دل تو ضرور مسخ ہوچکے ہیں الاماشاء اللہ تعالی اور خسف بھی اکثر جگہہ پایا گیا فَاعْتَبِرُوْا مِنْهُ يَا أُولِي الْأَبْصَارِ حدیث ابوہریرہؓ میں فرمایا ہے جس نے زنا کیا یا شراب پی اللہ نے اوس سے ایمان چھین لیا جس طرح کہ کوئی شخص اپنے سر سے پیراہن اوتار لیتا ہے رَوَاهُ الْحَاكِمُ ابن عباس کا لفظ رفعاً یہ ہے جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ شراب نہ پیے اور نہ مجلس شراب میں بیٹھے رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ معلوم ہوا کہ جیسے شراب کا پینا

...اللہ سے ڈر کر ایسے کاموں کو چھوڑ دو ۱۲

ہے ویسے ہی مجلس شراب میں حاضر ہونا خباب بن ارت کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے
تو دور رہ شراب سے کہ یہ گناہ ایجاد کرتی ہے جس طرح کہ درخت شاخیں نکالتا ہی
رواہ ابن ماجۃ پھر حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے کہ ہر نشہ شراب ہے اور ہر نشہ حرام ہی
اور جو ہمیشہ دنیا میں شراب پیئگا وہ آخرت میں نہ پیئے گا رواہ الشیخان و اہل السنن مسلم
کا لفظ یہ ہے کہ وہ آخرت میں محروم ہو گا خطابی و بغوی نے کہا مراد یہ ہے کہ وہ جنت میں
نجائیگا یعنی اگر بے توبہ مر گیا ہے ابو موسے کا لفظ رفعا یہ ہے کہ دائم الخمر داخل بہشت نہو گا
اللہ اوسکو نہر غوطہ میں سے پلائیگا پوچھا نہر غوطہ کیا ہے فرمایا ایک نہر ہے جو حرام کار عورتوں
کی شرمگاہ سے بہے گی اہل دوزخ کو بو اونکے اندام کی ستائیگی رواہ احمد و ابو یعلی و ابن حبان
والحاکم و صححہ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے چار شخص ہیں اللہ پر واجب ہے کہ اونکو جنت
میں داخل نکرے اور نہ وہاں کے آرام کا مزہ چکہائے ایک دائم الخمر دوسرا سود خوار
تیسرا مال یتیم کا کہانیوالا چوتھا ماں باپ کا عاق رواہ الحاکم انس کا لفظ مرفوع یوں ہے
کہ نہ گہسیگا دیوار قدس یعنی جنت میں دائم الخمر اور عاق اور دیکر احسان رکہنے والا رواہ
احمد مراد اس سے بہشت ہی یعنی یہ تین قسم کے لوگ جنان فردوس میں نہ جائینگے ابن عباس کی
حدیث میں فرمایا ہی دائم الخمر اگر مر جائیگا تو اللہ سے مثل بت پرست کے ملیگا رواہ احمد و رجالہ رجال
الصحیح دوسرا لفظ انکا رفعا یوں ہی جو ملا اللہ سے اور وہ شراب پیا کرتا تھا تو مثل بت پرست کے
ملیگا رواہ ابن حبان ابو موسی نے کہا مجھکو کچھہ پروا نہیں ہے کہ میں شراب پیوں یا اللہ کو چھوڑ کر
اس ستون کو پوجوں رواہ النسائی یعنی شراب پینا اور بت کا پوجنا برابر ہے ف حدیث ابن
عمر میں فرمایا ہے تین شخص ہیں کہ حرام کیا ہے اللہ نے اونپر جنت کو ایک دائم الخمر دوسرا عاق
تیسرا دیوث جو اپنی جورو کو خبث پر برقرار رکہتا ہے رواہ احمد واللفظ لہ والنسائی والبزار

ف

لہ یعنی ہمیشہ شراب پینے والا ۱۲ سلہ جہم یعنی نشہ ۱۲ سلہ نافرمان عہ جع جنت یعنی جنتوں ۱۲ سلہ یعنی بہشت کا موینے ۱۲

وَالحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیحُ الاِسنَادِ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ مراد لفظ خبث سے زنا ومقدمات زنا اور سائر معاصی ہیں جیسے شرب خمر وترک غسل جنابت ونحوہا ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں کہ جنت کی ہوا پانچسو برس کی راہ سے آتی ہے تین شخص اوسکو نہ پائیں گے ایک دیکر منت[1] کہنے والا دوسرا عاق تیسرا دائم الخمر رَوَاہُ الطَّبرَانِیُّ فِی الصَّغِیرِ عمار بن یاسر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ تین آدمی ہرگز جنت میں نجائینگے دیوث اور زن مردانہ اور دائم الخمر کہا اے رسول خدا دائم الخمر کو تو ہم پہچانتے ہیں دیوث کون ہوتا ہے فرمایا اَلَّذِی لَا یُبَالِی مَن دَخَلَ عَلیٰ اَہلِہٖ یعنی وہ شخص جو کچھ پروا اس بات کی نکرے کہ اوسکے گھر والوں کے پاس کون آتا جاتا ہے کہا زن مردانہ کون ہوتی ہے فرمایا جو مشابہ مردوں کے بنے رَوَاہُ الطَّبرَانِیُّ وَرُوَاتُہٗ لَا اَعلَمُ فِیہِم مَجرُوحًا وَشَوَاہِدُہٗ کَثِیرَۃٌ یعنی عورت ہوکر مردانہ جوتا پہنے یا ٹوپی لگائے یا انگرکھا پاجامہ پہنے یا تیر کمان رکھے یا گھوڑے پر سوار ہو یا مرد کی سی بات چیت کرے حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے تم بچو شراب سے کہ یہ کنجی ہے ہر بدی کی رَوَاہُ الحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیحُ الاِسنَادِ حذیفہ کا لفظ یہ ہے کہ خمر جامع گناہ ہے اور عورتیں جال ہیں شیطان کی اور محبت دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا رَوَاہُ رَزِینٌ آدمی نے جب شراب پی تو اب اوس سے ہر گناہ ہوگا زنا بھی کریگا ناچ گانے بجانے میں بھی رہیگا موہنہ سے گالی بھی بکیگا بے شرمی کے کام کریگا اپنے گناہوں کا بیان کریگا اپنے عیب کو نہ چھپائیگا لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ چنانچہ اکثر شرابخوروں کا یہی حال دیکھا گیا ہے حکایت ابن مسعود رفعاً کہتے ہیں ایک بادشاہ بنی اسرائیل نے ایک شخص کو پکڑ کر اختیار دیا کہ تو شراب پی یا ایک جان کو قتل کر یا زنا کر یا سور کا گوشت کھا ورنہ تجھکو قتل کر دیا جائیگا اوس نے کہا اچھا میں شراب پی لونگا اوس نے شراب پی تو یہ سارے کام کیے حضرتؐ نے فرمایا جو کوئی ایکبار شراب پیتا ہے چالیس دن اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی اور جو شخص مرا اور اوس کے پیٹ میں کوئی

[1] یعنی جنکا انجام زنا ہو جیسے بیم شخص کا سکے زینت کرے یا پہنے عورات وغیرہ ۱۲
[2] احسان ۱۲

قطرہ شراب کا تہا تو جنت اوسپر حرام ہوتی ہی اور اگر اندر چالیس رات کے مر گیا تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوتی ہی رَوَاہُ الطَّبَرَانِی بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَالحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ جو شخص ایسی دوا کہائے جسمیں کوئی جزر شراب کا ہے پہر مر جاے تو وہ بہی اس حکم میں داخل ہے **حکایت** عثمان بن عفان نے حضرت کو سنا فرماتے تھے تم بچو ام الخبائث سے تم سے پہلے ایک شخص تہا وہ عبادت کرتا تھا لوگوں سے الگ رہتا تہا ایک عورت اسکو چاہنے لگی اوس کے پاس ایک خدمتگار بہیجکر بلایا اور کہا تم کو ایک گواہی کے لیئے بلاتی ہوں جب وہ آیا تو عورت نے ایک ایک دروازہ جسمیں وہ داخل ہو جاتا تہا بند کرانا شروع کیا یہانتک کہ جب وہ خلوتگاہ تک پہونچا تو ایک چمکتی عورت بیٹہی ہوئی اوسکو ملی اوس کے پاس ایک لڑکا اور ایک مٹکا شراب کا رکہا تہا اوس نے کہا میں نے تجہے گواہی کیلیئے نہیں بلایا ہے بلکہ اس لیئ بلایا ہے کہ تو اس لڑکے کو مار ڈال یا مجہسے صحبت کر یا ایک پیالہ شراب کا پی اگر تو انکار کریگا تو میں چیخ مار کر تجہکو رسوا کرونگی اوس نے جب دیکہا کہ کسیطرح میرا چہٹکارا نہیں ہوتا ہے تو کہا خیر ایک پیالہ شراب کا مجہے پلا دے جب ایک ساغر پیا تو کہا اور دے یہانتک کہ پہر اوس عورت سے زنا کیا اور اوس لڑکے کو مار ڈالا سو تم شراب سے بچو واللہ ایمان اور ادمان خمر کا کسی شخص کے سینے میں ہرگز جمع نہیں ہوتا ہے دونوں میں سے ایک ضرور ہی خارج ہو جاتا ہے رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَیْہَقِیُّ رَفْعًا وَوَقْفًا ہاروت ماروت کا قصہ قرآن میں آیا ہی اونکو زہرہ نے شراب پلا کر زنا و قتل میں گرفتار کر دیا تہا اونہوں نے ہوش میں آکر عذاب دنیا کو عذاب آخرت پر اختیار کیا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ بِطُوْلِہٖ ابن عباس کہتے ہیں جب شراب حرام ہوئی تو اصحاب ایک دوسرے کے پاس جا کر کہنے لگے کہ خمر حرام ہوئی اور برابر شرک کے ٹہیری رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ وَرِجَالُہٗ رِجَالُ الصَّحِیْحِ ابوہریرہ کا

سلہ یعنی سب برائیوں کی ماں ہے جب انسان اس برائی کو عمل میں لاتا ہے تو سب کام برائی کے اس کو آسان ہو جاتے ہیں ۱۲ پیالہ ساغر بجھ شراب پیسنا ۱۲

لفظ رفعا یہ ہے کہ جو کوئی شراب پیئے گا اللہ اوسکو آبِ گرم جہنم پلائیگا رَوَاہُ الْبَزَّار حدیث جابر
میں فرمایا ہے ہر نشہ حرام ہے اور اللہ کے پاس اس بات کا عہد ہے کہ جو کوئی نشہ پئیگا اوسکو
طینۃ الخبال پلائیگا پوچہا یہ کیا چیز ہے فرمایا پسینا اور نچوڑ ہے دوزخیوں کا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ مست کے
فرشتے نہیں آتے اوسکو بزار نے ابن عباس سے بسند صحیح روایت کیا ہے اسی طرح جس عورت
سے خاوند ناخوش ہوتا ہے یا کوئی مست ہوتا ہے تو اللہ اونکی نماز قبول نہیں کرتا یہانتک
کہ خاوند راضی ہو اور وہ مست ہوش میں آئے رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَیْہَقِیُّ
حدیث ابو امامہ میں فرمایا ہے میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کہائی ہے کہ نہ پیئے گا کوئی بندہ
میرے بندوں میں سے ایک گھونٹ شراب کا لکن پلاؤنگا میں اوسکو آب گرم جہنم
پہر خواہ عذاب کروں یا بخشوں اور نہ پلائیگا وہ کسی چہوٹے بچے کو کوئی گہونٹ اوسکا لکن
پلاؤں گا میں وسکو حمیم جہنم خواہ وہ معذب ہو یا مغفور ترک نہیں کرتا اوس کو کوئی بندہ
میرے بندوں میں میرے ڈر سے لکن پلاونگا میں اوسکو حظیرۃ القدس سے رَوَاہُ اَحْمَدُ یعنے اگر
شرابی بخشا بہی گیا تب بہی اوسکو عوض بادہ نوشی کے پہلے عذاب ہولیگا تب مغفرت
ہوگی اور تارک خمر شراب طہور پیئے گا وللہ الحمد والمنۃ حکایت شیدا شاعر متوفی ۱۰۵۰ھ
نے جب یہ مطلع کہا سہ چیست دانی بادہ گلگوں مصفا جوہری ؛ حسن را پروردگارے
عشق را پیغمبری ؛ اور شاہجہاں بادشاہ کے کان تک پہونچا تو وہ نہایت غضب میں آئے
اور کہا اس نے ام الخبائث کا وصف ناز یبا کیا ہے پہر اوس کو اپنے ملک محروسہ سے
اخراج کردیا اسیطرح عالمگیر بادشاہ نے رواج دیوان حافظ کا اپنے ملک محروسہ
میں بند کردیا تہا کہ لوگ اوس کے مطالعہ کرنے سے فاسق عاشق بنتے ہیں فی الواقع
شان ملوک اسلام کی ایسی ہوتی تہی جَزَاہُمُ اللّٰہُ عَنَّا خَیْرًا انس رفعا کہتے ہیں جسنے

لہ یعنی جہنم کا گرم پانی ۱۲ ؎ کہولتا ہوا پانی ؎ شراب طہور ؎ یعنی شراب خوری سے ۱۲ ؎ شراب ؎ نکالدیا ؎ واقعی یہ کتاب بیہودہ ہی ہے مگر افسوس ہے زمانہ حال کی کتابیں بوبکر قبر اور تعلیم کی کتابیں دیکھا جاتا ہے ۱۲

ترک کیا خمر کو اور وہ قادر ہے اوسپر تو پلاؤنگا میں اوسے خطیرۃ القدس سے اور جسنے چھوڑ
دیا پہننا حریر کا اور وہ پہن سکتا تھا تو پہناؤنگا میں اوسکو خطیرۃ القدس سے رَوَاہُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ
حَسَنٍ ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے پیا ایک گہونٹ خمر کا قبول نہیں کرتا اللہ اوس سے
تین دن تک فرض و نفل اور جسنے ایک پیالہ پیا اوسکی نماز چالیس صبح تک پذیرا نہیں ہوتی
اور دائم الخمر کا یہ حال ہی کہ اللہ پر حق ہے کہ اوسکو نہر خبال سے پلائے پوچھا وہ کیا ہے
فرمایا پیپ دوزخیوں کی رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ ابن عمر رفعا کہتے ہیں جو مرا میری امت میں سے
اور وہ شراب پیتا تھا حرام کر دیتا ہی اللہ اوسپر شراب جنت کو اور جو مرا اور سونا پہنتا تھا
حرام کر دیتا ہی اوسپر لباس جنت کو رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیُّ وَرُوَاۃُ اَحْمَدَ ثِقَاتٌ بعض احادیث
میں حکم قتل کرنے شرابی کا بار چہارم میں آیا ہے لکن یہ حکم باقی نہیں رہا منسوخ ہو چکا ہے
مگر عذاب آخرت بدستور باقی ہی حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ اگر بار چہارم میں بھی توبہ کی
تو اللہ اوسپر غضب کرتا ہی اور نہر خبال یعنی صدید اہل نار پلائیگا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ بِطُوْلِہٖ وَحَسَّنَہٗ
وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ نسائی کا لفظ وقفا یہ ہے کہ جسنے شراب پی اور نشہ نہوا اوسکی نماز قبول نہیں
ہے جبتک کہ پیٹ اور رگوں میں کچھ باقی ہے اور اگر مر گیا تو کافر مرا اور اگر نشہ ہوا تو پھر
چالیس دن تک کی نماز نامقبول ہے اور اگر مر گیا تو کافر مرا دوسری روایت میں یوں
ہی کہ اگر مر گیا تو داخل نار ہوا ہاں اگر توبہ کر لیگا تو اللہ قبول کرنیوالا ہی مگر بار چہارم میں پھر
وہی عصارہ اہل نار پینے کو ملیگا رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ وَنَحْوُہٗ فِیْ اَبِیْ دَاؤُدَ وَعِنْدَ اَحْمَدَ بِاِسْنَادٍ
حَسَنٍ وَکَذَا عِنْدَ الْبَزَّارِ وَالطَّبْرَانِیِّ حدیث انس بن مالک میں فرمایا ہی جسنے چھوڑا دنیا کو اور
وہ مست تہا تو قبر میں بھی مست جائیگا اور مست ہی قبر سے اوٹھیگا اور اوسکے لئے حکم آگ
کا ہوگا اور وہ سکران ہوگا دوزخ میں ایک چشمہ ہی جس سے پیپ اور خون بہتا ہے وہ

له پینے
ریاس
که پیپ
سه قبول
سه دوزخیوں
پیپ اور
لہو ۱۲
سه ثقات
نشہ ہیں
۱۲

اسکا طعام و شراب ٹھہریگا جبتک کہ آسمان و زمین ہیں رَوَاہُ الْاَصْبَہَانِیُّ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ **ف**
مکلف مختار نے جب نشہ کی چیز پی تو اب امام اوسکو چالیس یا کم یا زیادہ کوڑے مارے
یا جوتے لگائے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ نے
اسّی کوڑے اور زمانہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں کبھی ہاتھ اور کپڑے سے اور جوتوں سے
بھی مارا تھا ایک بار بلکہ کسی اقرار یا دو گواہ عدل یا قَے سے ثبوت شرب مسکر کا ہو کر حد لازم
آتی ہے اور قتل کرنا شرابی کا بار چہارم میں منسوخ ہے ❊

فصل بیان میں زنا کے ❊

حدیث ابو ہریرہؓ میں آیا ہے کہ زانی وقت زنا کے مومن نہیں رہتا ہے رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَ
اَھْلُ السُّنَنِ بزار نے اتنا اور زیادہ کیا ہی کہ اَلْاِیْمَانُ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ یعنی ایمان کی عزت نزدیک اللہ کے
اس سے زیادہ ہی کہ اس وقت وہ اوس کے پاس رہے ابن مسعود رفعا کہتے ہیں حلال نہیں ہے خون
کسی مسلمان کا مگر تین شخص کا ایک بیاہا ہوا زانی دوسرے جان عوض جان کے تیسرے تارک
دین مفارق جماعت رَوَاہُ الشَّیْخَانِ وَاَھْلُ السُّنَنِ عبد اللہ بن زید نے حضرتؐ کو سنا فرماتے تھے
اے کسبیو عرب کی مجھکو بڑا ڈر تمپر زنا اور چھپی شہوت کا ہی رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ مراد حرامکاری
اور آشنائی ہی عثمان بن ابی العاص رفعا کہتے ہیں نصف شب کو دروازہ آسمان کے کھلجاتے ہیں
منادی ندا کرتا ہے کہ ہی کوئی داعی جسکی دعا قبول کیجائے ہی کوئی سائل جسکا سوال پورا کیا جائے
ہے کوئی غمزدہ جسکا غم دور کیا جائے پھر جو مسلمان اوس دم دعا کرتا ہی وہ قبول ہوتی ہے
مگر دعا زانیہ کی جو اپنی شرمگاہ کو لئے ہوئے دوڑتی پھرتی ہی اور عشار کی جو سائرات کا محصول
اوگھاتا یا لیتا ہی رَوَاہُ اَحْمَدُ حدیث عبد اللہ بن بسر میں فرمایا ہی حرامکاروں کے مونہہ آگ سے

[حاشیہ: ۱ یعنی ہمیشہ ۱۲ ۲ یعنی عاقل بالغ ہے اور کسی نے زبردستی نہیں پلایا بلکہ اپنی خوشی سے پیا ۱۲ ۳ یعنی نشے والی چیز ۱۲ ۴ یعنی دین حق کو چھوڑنے والا ۱۲ ۵ مسلمانوں کی جماعت میں دنیاوی کاموں کی وجہ سے پھوٹ ڈالنے والا ۱۲]

بھڑ کینگے رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ ابن عمر کا لفظ یہ ہی کہ زنا مورث فقر ہی رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ اکثر حرامکار
آخر کو محتاج ہو جاتے ہیں مرد ہوں یا عورت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا مینے
آج کی رات ایک چیز تنور کیطرح دیکھی جسکا مونہہ تنگ اور پیٹ کشادہ تھا اوسکے نیچے آگ بھڑک رہی
تھی جب وہ اونچی ہوتی تو وہ لوگ بھی اونچے ہو جاتے اور جب پست جاتی تو وہ بھی اوسمیں گر جاتے
اوسمیں مرد و عورت تھے دوسری روایت میں اتنا زیادہ آیا ہی کہ وہ اوس کے اندر شور و غل
مچاتے چیختے چلاتے تھے جہانک کر دیکھا تو ننگے مرد و عورت تھے اونکے نیچے سے لپٹ آگ کی
آتی جب وہ لپٹ اونکو لگتی تو چلاتے تیسری روایت میں ہی کہ وہ ننگے مرد عورت حرامکار مرد
عورت تھے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ بِطُوْلِہٖ حدیث طویل ابو امامہ میں فرمایا ہی کہ مجھے خواب میں وہ مرد آکر ایک
پہاڑ پر لیگئے مینے ایک قوم دیکھی کہ اونکو ورم سا چڑھا تھا اور بہت بدبودار تھی گویا اونکی بدبو پاخانے
کے سی تھی مینے کہا یہ کون ہیں کہا زانی مرد و عورت اَلْحَدِیْثُ رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ ابو ہریرہؓ نے
رفعًا کہا ہے آدمی جب زنا کرتا ہی ایمان اوس کے اندر سے نکلکر چھتری کی طرح ہو جاتا ہی جب وہ
باز آتا ہی تب پھر رجوع کر آتا ہی رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ وَالْحَاکِمُ بیہقی کا
لفظ یہ ہی کہ ایمان ایک سِرْبَال ہے اللہ جسکو چاہتا ہی پہناتا ہی جب آدمی نے زنا کیا وہ سربال
اوس سے چھین لیا گیا اگر توبہ کی تو واپس ملا یعنی وِالَّا فَلَا۔ اللہ نے زنا کو ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہی حکایت
حدیث ابو ذر میں آیا ہی کہ ایک عابد بنی اسرائیل تھا ساٹھ برس اپنے صومعہ میں عبادت کی تھی ایک
دن وہ اپنی عبادتگاہ سے باہر نکلا ایک عورت ملی اوس سے باتیں کرنے لگا یہانتک کہ
اوس سے جماع کیا پھر مر گیا اوسکی عبادت کو اوسکے زنا سے تولا تو زنا بھاری نکلا اَلْحَدِیْث
رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ حدیث ابو ہریرہؓ میں فرمایا ہی تین شخص ہیں کہ دن قیامت کے اللہ اونسے
بات نکریگا اور نہ اونکو پاک کریگا یعنی گناہ سے اور نہ اونکی طرف نگاہ کریگا بلکہ اونکے

لئے عذاب الیم ہوگا ایک بوڑہا زانی دوسرا بادشاہ دروغگو تیسرا عیالدار متکبر رَوَاہُ مُسلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ طبرانی کا لفظ یہ ہی کہ نظر نکریگا اللہ دن قیامت کے طرف بوڑہے زانی اور بڑہیا زانیہ کے دوسری روایت ابوہریرہؓ میں یوں آیا ہی کہ اللہ شیخ زانی کو دشمن رکہتا ہی رَوَاہُ ابنُ حِبَّان اسیطرح بڑہیا زانیہ کو حدیث سلمان میں فرمایا ہی داخل نہوگا جنت میں بوڑہا حرامکار رَوَاہُ البَزَّارُ بِاِسنَادٍ جَیِّدٍ یہی حکم بڑہیا حرامکار کا ہے ابوذر نے رفعاً کہا ہی کہ اللہ دشمن رکہتا ہے شیخ زانی کو رَوَاہُ اَبُو دَاوُدَ وَالتِّرمِذِیُّ وَابنُ حِبَّانَ وَالحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیحُ الاِسنَادِ ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں اللہ نظر نہیں کرتا ہے طرف اُشَیمِط زانی کے رَوَاہُ الطَّبرَانِیُّ اُشیمط وہ ہے جسکے بال کچہہ سیاہ کچہہ سفید ہوں یعنی ادہیڑ عمر کا حرامکار حدیث نافع میں فرمایا ہی جنت میں بوڑہا زانی نجایئگا رَوَاہُ الطَّبرَانِیُّ جابر کا لفظ رفعاً یہ ہی جنت کی ہوا ایکہزار برس کی راہ سے آتی ہے مگر شیخ حرامکار اوسکو نہ پایئگا رَوَاہُ الطَّبرَانِیُّ یہی حکم عاق اور قاطع رحم کا ہی حدیث بریدہ میں فرمایا ہے ساتوں آسمان و زمین لعنت کرتے ہیں بوڑہے زانی پر اور بدبو زانیونکی شرمگاہ کی دوزخیونکو ایذا دیگی رَوَاہُ البَزَّارُ علی مرتضیٰ نے رفعاً کہا ہی کہ لوگوں پر دن قیامت کے ایک بدبودار ہوا چلیگی اوس سے ہر نیک و بد ایذا پایئگا جب وہ ہر کسی کو پہونچ جائیگی تو ایک منادی ندا کریگا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بدبو کیا ہے وہ کہیں گے ہم نہیں جانتے مگر یہ بات ہے کہ یہ ہر جگہہ پہونچ گئی کہا جائیگا یہ ریح ہی فروج زناۃ کی جو اللہ سے اپنا زنا لیکر ملی اور توبہ نہ کی رَوَاہُ ابنُ اَبِی الدُّنیَا اور حدیث نہر غوطہ کی فصل اول میں گذر چکی کہ وہ فروج مومسات یعنی زانیات سے جاری ہوگی اور اہل دوزخ کو اپنی بدبو سے ایذا پہونچائیگی ف عبداللہ بن سعد نے رفعاً کہا ہی کہ جب میں اوپر چڑہا تو مینے کچہہ لوگ دیکہے جنکی کہال آگ کی قینچیوں سے کتری جاتی تہی مینے کہا اے جبرئیل یہ کون ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کے لئے بنتے سنورتے ہیں

ملحوظ زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں کی بو سے ۱۲

ف زینت برای زنا

پہر میرا گذر ایک چاہ بدبو دار پر ہوا اوسمیں سخت آوازیں آتی تہیں مینے پوچہا یہ کون ہیں کہا یہ تمہاری
عورتیں ہیں جو حرام کرانے کو بنتی سنورتی ہیں اور جو کام حلال نہیں ہیں وہ کرتی ہیں رَوَاہُ
اَلْبَیْہَقِیُّ انس بن مالک کی حدیث میں رفعاً آیا ہی کہ مقیم زنا پر مثل بت پرست کے ہی رَوَاہُ الْخَرَائِطِیُّ
اور یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے کہ دائم الخمر اللہ سے بعد موت کے مثل عابد وثن کے ملیگا منذری
نے کہا اسمیں شک نہیں ہی کہ زنا اشد و اعظم تر ہے نزدیک خدا کے شرب خمر سے واللہ اعلم حدیث
ابن عمر میں آیا ہی کہ لعنت کی ہی حضرتؐ نے واصلہ مستوصلہ واشمہ مستوشمہ پر رَوَاہُ السِّتَّۃُ حدیث
ابن مسعود میں ذکر متنمصات و متفلجات کا بھی آیا ہی رَوَاہُ السِّتَّۃُ واصلہ وہ ہی جو بال میں بال جوڑے
مستوصلہ وہ ہے جسکے بال میں بال لگائے جائیں واشمہ وہ ہے جو ہاتھ مونھ کو سوئی سے گود کر سرمہ
یا سیاہی بھرے مستوشمہ وہ ہے جسکے ساتھ یہ کام کیا جائے متنمصہ وہ ہی جسکے بھوں باریک بنائی جائے
نامصہ وہ ہی جو بھوں کو باریک کرے متفلجہ وہ ہے جو دانت ریت کر برابر کرے واسطے خوبصورتی کے
اور اللہ کی خلقت کو بدلے یہ سب اشیاء داخل ہیں آرائش و پیرائش میں حضرتؐ نے انسے منع کیا ہے اور
ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہی زناکار عورتیں اس طرح کے بہت کام کرتی ہیں حدیث ابن عباس
میں رفعاً آیا ہی ایک قوم ہوگی زمانہ آخر میں جو سیاہ خضاب کریگی جیسے حوصلہ کبوتر کا وہ جنت کی ہوا نہ
پائیگی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ امام نووی نے اس حدیث کو حق میں مرد و عورت
دونوں کے قائم رکہا ہی یہ اسی لئے ہوگا کہ اسمیں جوان بننا ہی اور اپنا عیب چہپانا اللہ کو فریب پسند نہیں
آتا حدیث میں آیا ہی کہ حضرتؐ نے زور سے منع کیا ہی رَوَاہُ الشَّیْخَانِ الحاصل جو زینت کسی بری نیت
و عمل کیلئے کیجاتی ہی وہ گناہ کبیرہ ہوتی ہی خصوصاً مستورات کا خوب سا بننا سنورنا عطر لگانا محفل
میں آراستہ ہو کر سب کے سامنے بیٹھنا یہ سب مقدمات ہیں زنا کے اور افعال ہیں فرقہ مومسات کے مگر
خاوند کیلئے خاص زینت جائز کرنا منع نہیں ہے بلکہ دلیل ہی محبت و مودت پر مگر وجود اس

ذکر ولد الزنا

حالت کا بہت کمیاب ہوتا ہے الا ماشاء اللہ تعالے **ف** میمونہ نے کہا مینے حضرتؐ کو سنا فرماتے تھے
ہمیشہ رہیگی امت میری خیریت سے جبتک اونمیں رواج ولد الزنا کا نہوگا جب اونمیں حرام کی
اولاد ہوگی تو لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عذاب عام بھیجے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُہٗ حَسَنٌ میں کہتا ہوں
یہ بلا خاندان ملوک و سلاطین و امرا اور وساء میں ایک مدت دراز سے عام ہوگئی ہی اسیوجہ سے عذاب
مسلمین بھی عام ہوگیا ہی ابو یعلی کا لفظ یہ ہی ہمیشہ کام اس امت کا درست رہیگا جبتک کہ حرامی بچے
اونمیں ظاہر نہوں گے پہر فرمایا کہ جب زنا ظاہر ہوگا تو محتاجی و تہیدستی آگہیر یگی رَوَاہُ الْبَزَّارُ ابن عمر
مرفوعا کہتے ہیں داخل نہوگا جنت میں عاق اور ولد الزنا اور مدمن خمر رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مراد ولد الزنا
سے وہ ہے جو زنا پر جار ہی یا زانی باپ کی طرح کے بد کام کرے ابن عباسؓ نے مرفوعا کہا ہی جب
کسی قوم میں زنا اور سود پھیل جاتا ہی تو وہ لوگ اللہ کے عذاب کو اپنے لئے حلال کر لیتے ہیں
رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ اسکو ابو یعلی نے بہی ابن مسعود سے باسناد جید روایت کیا
ہے **ف** حدیث ابو ہریرہؓ میں فرمایا ہی جو عورت داخل کرتی ہی کسی قوم میں اوس بچے کو جو اوس قوم کا
نہیں ہے وہ نزدیک اللہ کے کچھہ چیز نہیں ہے اور نہ وہ جنت میں جائیگی رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ
زناکار عورتیں حرام کا بچہ جنکر خاوند کے گلے لگا دیتی ہیں حالانکہ وہ اوس کے نطفے کا نہیں ہوتا ہی
انکی یہ جزا مقرر ہوئی کہ جنت سے محروم رہیں جو کوئی اپنے نسب کو بدل ڈالتا ہی حدیث میں اوسپر
لعنت سخت آئی ہے اس گناہ میں اکثر مرد بہی مبتلا ہو جاتے ہیں کوئی سید بنجاتا ہی اور کوئی اور کچھ
یہ سب دغا و فریب دنیا کیلئے ہوتا ہی چند روزہ شکل برائے اکل **ف** حدیث ابن مسعود میں کہا ہے
بڑا گناہ نزدیک اللہ کے یہ ہی کہ تو زنا کرے ساتھہ زن ہمسایہ کے رَوَاہُ الشَّیْخَانِ قرآن میں فرمایا ہی کہ جو
کوئی زنا کریگا اوسکو دو چند عذاب ہوگا اور وہ ذلیل و خوار ہوکر دوزخ میں جائیگا حدیث مقداد
بن اسود میں آیا ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا تم زنا میں کیا کہتے ہو کہا اللہ و رسول نے زنا کو حرام

تحریم کھانے پیٹ میں حرام

ذکر بدلنے نسب

زنا بازن ہمسایہ

کیا ہے وہ قیامت تک حرام ہوچکا ہے فرمایا اگر آدمی دس عورتوں سے زنا کرے یہ سہل ہے اوسپر
بہ نسبت اسکے کہ زن ہمسایہ سے زنا کرے رواہ احمد ورواتہ ثقات والطبرانی حدیث ابن عمر میں
فرمایا ہی جو زن ہمسایہ سے زنا کرتا ہے اللہ دن قیامت کے اوسکی طرف نہ دیکھیگا اور نہ اوسکو گناہ سے
پاک کریگا اور فرمائیگا ادخل النار مع الداخلین رواہ ابن ابی الدنیا یعنی داخل ہو آگ میں ہمراہ داخل
ہونیوالوں کے جو عورت اجنبی اپنے گھر میں ہو تو اوس سے زنا کرنا بالاولی بدتر ہو گا **ف** ابوقتادہ
کا لفظ رفعا یہ ہے جو شخص بیٹھا بستر پر زن مغیبہ کے مقرر کریگا اللہ اوسکے لئے ایک اژدہا دن قیامت
کے رواہ الطبرانی مغیبہ وہ عورت ہی جسکا خاوند غائب ہو ابن عمر رفعا کہتے ہیں مثال اوس شخص کے
جو بستر زن مغیبہ پر بیٹھتا ہے ایسی ہے جیسے کہ کسی شخص کو کوئی کالا سانپ قیامت کے سانپوں
میں سے کاٹے رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات حدیث بریدہ میں فرمایا ہی جو کسی شخص کے پیچھے اوسکے
عورت میں خیانت کریگا تو قیامت کے دن اوسکو کھڑا کر کے ساری نیکیاں اوسکی اوس عورت
کے خاوند کو دلادی جاوینگی یہانتک کہ وہ راضی ہو رواہ مسلم بھلا وہ کاہیکو کوئی نیکی چھوڑیگا حدیث
ابوہریرہؓ میں آیا ہی کہ قیامت کے دن ساتھ آدمیونکو عرش کے نیچے سایہ ملیگا اونمیں ایک وہ شخص
ہوگا جسکو کسی عورت صاحب منصب و جمال نے بلایا اور اوسنے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں رواہ
الشیخان **حکایت** ابن عمر نے حضرتؐ سے یہ قصہ بارہا سنا کہ کفل ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں وہ
کسی گناہ کرنے سے نہ چوکتا اوسکے پاس ایک عورت آئی اوسنے اوسکو ساٹھہ دینار دے
تاکہ اوس سے صحبت کرے جب ارادہ کیا تو وہ عورت لرزنے اور کانپنے لگی اور رُودی کہا
تو کیوں روتی ہی اوسنے کہا کہ مینے یہ کام کبھی نہیں کیا حاجت نے مجھکو اس کام پر لگایا
کفل نے کہا تو اللہ سے ڈرے اور میں نہ ڈروں جا یہ مال لیجا واللہ اب میں کبھی اللہ
کی نافرمانی نکرونگا پھر اوسی رات وہ مرگیا صبح کو اوس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا پایا کہ اللہ

نے کفل کو بخشدیا لوگ تعجب میں رہ گئے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ
حدیث ابن عمر میں قصہ اون تین شخصوں کا آیا ہی جو اندر ایک غار کے ناگہاں بند ہو گئے
تھے اور ہر ایک نے اپنے عمل نیک کو یاد کر کے دعا کی تھی اونمیں ایک وہ شخص بھی تھا جو اپنے چچا کی
بیٹی پر فریفتہ تہا ایک بار بعد سالہا سال کے اوسکو ایکسو بیس[۱۲] دینار دیئے کہ اوس سے خلوت کرے
جب اوسپر قادر ہوا تو اوسنے کہا تجھکو حلال نہیں ہے کہ تو اس مُہر کو توڑے مگر حق سے وہ باز آیا
اللہ نے وہ پتھر سر غار سے سرکا دیا رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَغَيْرُهُمَا ف حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے
اے جوانانِ قریش تم اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھو زنا نکرو جو اپنی فرج کو محفوظ رکھیگا اوس کے لئے جنت
ہے رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا بیہقی کا لفظ یہ ہی اے جوانان قریش زنا نکرو جسکی جوانی سلامت
رہے وہ بہشت میں جائیگا ف ابو ہریرہؓ نے رفعاً کہا ہی عورت نے جب نماز پنجگانہ پڑھے
اور شرمگاہ کی حفاظت کی اور خاوند کی اطاعت بجا لائی اب وہ جس دروازے سے بہشت کے
چاہے جنت میں جائے رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ حدیث ام سلمہ میں رفعاً آیا ہے جو عورت مرے اور اوسکا خاوند
اوس سے راضی ہے اوس کے لئے جنت واجب ہو گئی رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحُ
الْإِسْنَادِ عائشہؓ نے حضرتؐ سے پوچھا تھا کہ سب سے زیادہ بڑا حق عورت پر کسکا ہی فرمایا خاوند کا
پوچھا مرد پر کسکا حق بڑھکر ہے کہا ماں کا رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ وَإِسْنَادُ الْبَزَّارِ حَسَنٌ حصین بن محصن
کی عمہؓ سے کہا تھا کہ تیرا خاوند تیری بہشت و دوزخ ہی رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ جَيِّدَيْنِ وَالْحَاكِمُ
وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ یہ سب حدیثیں دلیل ہیں وجوبؔ عفت و عصمت پر اور انمیں ترغیب عظیم دی ہے
حفظ شرمگاہ پر حرام اور زنا سے اس لیے کہ زانی بہشت سے روکا جاتا ہی اور اوسکو دوزخ میں
عذاب نار ہوگا اللّٰهُمَّ احْفَظْنَا حدیث سہیل بن سعد میں فرمایا ہے جو کوئی ضامن ہو میرے لئے
زبان اور شرمگاہ کا میں ضامن ہوتا ہوں واسطے اوسکے جنت کا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتِّرْمِذِيُّ

تحریض بکرم[۱۲]
ترغیب عفت و اطاعت شوہر
سید بیہقی
سید بزنی
شرمگاہ مونکی حفاظت سے
واجب ہے ترغیب[۱۲]

مراد یہ ہے کہ جو گناہ زبان و شرمگاہ سے علاقہ رکھتے ہیں اونسے بچے جیسے زنا و لواط مساحقت
ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جو بچ گیا شر زبان و فرج سے وہ بہشت میں جائیگا
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ یہ حدیث کئی طریق اور کئی الفاظ سے آئی ہے حضرتؐ نے ضمانت
دخول جنت کی حفظ زبان و فرج پر قبول فرمائی ہے وللہ الحمد ابو موسی رفعاً کہتے ہیں ہر نگاہ
زانیہ ہوتی ہے عورت جب عطر ملکر مجلس میں آئی تو وہ حرامکار ہے رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ
حَسَنٌ صَحِیْحٌ نسائی وابن خزیمہ وابن حبان کا لفظ یہ ہے جس عورت نے عطر لگایا پھر اوسکا گذر کسی
قوم پر ہوا تو وہ زانیہ ہے اور ہر آنکھ زنا کرتی ہے رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ اور جو مرد و عورت
باہم صحبت کرکے افشاء راز کرتے ہیں اونکو حدیث ابو سعید میں بدترین مردم فرمایا ہے رَوَاہُ مُسْلِمٌ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ دوسرا لفظ یہ ہی کہ فخر کرنا ساتھہ جماع کے حرام ہے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ یَعْلٰی وَالْبَیْہَقِیُّ **ف**
زانی اگر بکر و آزاد ہو تو اوس کی حد سو کوڑے ہیں پھر بعد اس کے ایک سال کیلئے شہر بدر
کردیا جائے اور اگر ثیب ہے تو سو کوڑے مار کر رجم کیا جائے یہانتک کہ مرجائے ایک بار کا اقرار کرنا
کافی ہے مگر چار گواہوں کا ہونا ضرور ہے اقرار و گواہی میں یہ تصریح ضرور ہو کہ ایلاج فرج کا
فرج میں ہوا اور شبہات محتملہ سے اور رجوع کرنے سے بعد اقرار کے حد ساقط ہوجاتی ہی یا عورت
بدستور کواری ہو یا اوسکے بدن میں ہڈی ہو یا مرد مجبوب یا نامرد ہو حاملہ کو رجم نکریگے جب تک
کہ وہ بچا جنے اور حالت مرض میں بھی مارنا کوڑوں کا جائز ہے اگرچہ عثکال سے ہو یعنی ایسی لکڑی
سے جسمیں سو شاخیں ہوں ابن عباس کہتے ہیں ایک مرد بنی بکر بن لیث کا پاس حضرتؐ کے آیا
اور کہا کہ مینے ایک عورت سے زنا کیا ہے چار بار حضرتؐ نے اوسکو سو کوڑے مارے اسلئے
کہ وہ بکر تہا الحدیث رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور زنا بجبر میں عورت سے حد ساقط ہے اور مرد پر
ثابت کنیز اگر زنا کرے تو اوسکو حد مارے اگر دوبارہ سہ بارہ کرے تو تیسری بار میں

فروخت کردے اگرچہ بعوض ایک رسی کے ہو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ معلوم ہوا کہ ہربار زنا پر حد واجب آتی ہے اور مملوک کی حد نصف حد آزاد ہے کوڑے مارنے میں حدیث زید بن خالد میں آیا ہی سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

فصل بیان میں لواط کے

حدیث جابر میں فرمایا ہے بڑا ڈر مجھکو اپنی امت پر عمل قوم لوط کا ہی رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ مراد عمل قوم لوط سے اغلام کرنا ہے لڑکوں سے حدیث بریدہ میں فرمایا ہے ظاہر نہوا فاحشہ کسی قوم میں مگر مسلط کرتا ہی اللہ اونپر موت کو رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ مراد فاحشہ سے اس جگہہ لواطت ہے زنا اور اغلام دونوں کی وجہ سے وبا آتی ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہی کہ ظاہر ہوا فاحشہ قوم لوط میں مگر پھیل گیا طاعون جابر کا لفظ رفعًا یہ ہے جب زنا کثرت سے ہوتا ہے تو گرفتاری بھی بہت ہوتی ہے اور جب لوطیت کثرت سے ہوتی ہی تو اللہ اپنا ہاتھ خلق کے اوپر سے اوٹھا لیتا ہے کچھ پروا نہیں کرتا کہ کس جنگل میں وہ ہلاک ہوئی رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ حدیث ابوہریرہ میں آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اللہ نے سات شخصوں پر سات آسمانوں کے اوپر سے لعنت کی ہی اونمیں سے تین شخصوں پر تین بار مکرر لعنت فرمائی ہے اور ایسی لعنت کی کہ وہ اونکو کفایت کرجائیگی پھر تین بار فرمایا ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا سا عمل کرے اور جو ماں باپ کا عاق ہوا اور جو کہ جورو اور اوسکی بیٹی کو جمع کرے الحدیث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ یہی مضمون حدیث ابن عباس میں نزدیک ابن حبان وبیہقی ونسائی کے آیا ہے کہ لوطی پر تین بار لعنت کی ہی حدیث ابوہریرہؓ میں آیا ہے چار شخص ہیں جو اللہ کے غضب میں صبح وشام کرتے ہیں ایک مرد زنانہ وضع دوسری زن مردانہ وضع تیسرا جماع

کرنیوالا بہیمہ سے چوتھا مردوں سے اغلام کرنیوالا رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ وَالبَیہَقِیُّ ابن عباسؓ نے رفعاً کہا ہے
جو قوم لوط کا سا کام کرے اوسکو اور مفعول بہ کو قتل کرڈالو رَوَاہُ اَھلُ السُّنَنِ وَالنَّسَائِیُّ دوسری
روایت میں فرمایا ہے جو پاس بہیمہ کے آئے اوسکو اور بہیمہ کو قتل کرڈالو عکرمہ کا لفظ یہ ہے کہ قتل
کرو فاعل و مفعول و بہیمہ کے پاس آنیوالیکو رَوَاہُ البَیہَقِیُّ اغلام سے بدتر علت شیخوخت ہی جسکو
مرض ابنہ کہتے ہیں اسکا حکم بہی وہی ہے جو لوطی کا ہے وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ **ف** بغوی رح نے
کہا ہی حد لوطی میں علمار کا اختلاف ہے ایک قوم نے کہا اسکی حد وہی زنا کی حد ہے کہ اگر محصن ہے
یا نکاح والا تو رجم کیا جائے اور بے نکاح کو سو کوڑے ماریں سعید بن مسیب و عطا و قتادہ و نخعی
کا یہی مذہب ہے امام شافعی بہی اسی کے قائل ہیں ابو یوسف و محمد بن حسن سے بہی یہی محکی ہی اور
مفعول بہ کو اسی قول کی بنیاد پر سو کوڑے مار کر ایک سال کے لئے شہر بدر کردیں مرد ہو یا
عورت اور بعض کے نزدیک محصن ہو یا غیر محصن رجم ہی متعین ہے ابن عباس و شعبی اسی
طرف گئے ہیں یہی قول زہری و امام مالک و امام احمد و اسحق کا ہے نخعی نے کہا کہ اگر کسیکو دوبار
رجم کیا جاتا تو لوطی کو کیا جاتا دوسرا قول امام شافعی کا یہ ہی کہ فاعل و مفعول کو قتل کرڈالیں
منذری نے کہا چار خلفا نے لوطی کو آگ میں جلادیا تھا ابوبکر و علی و ابن زبیر و ہشام بن عبدالملک
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کام باتفاق رائے صحابہ کیا تھا انتہے میں کہتا ہوں قتل کرنا دونو کا
بموجب حدیث کافی ہی آگ کا عذاب کرنا موجب حدیث ممنوع ہی شاید یہ حدیث اوس وقت مشہور
نہوگی شوکانی رح نے کہا ہے جسنے لواطت کی ساتھہ ذکر کے وہ مقتول ہوگا اگرچہ بکر ہو اسیطرح مفعول
بہی قتل کیا جائیگا جبکہ مختار ہوگا اور جسنے بہیمہ سے یہ کام کیا اوسکو تعزیر کیجائیگی **ف** حدیث
ابوہریرہؓ میں فرمایا ہے تین شخصوں کی گواہی قبول نہیں ہے راکب و مرکوب و راکبہ و مرکوبہ امام
جابر رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ مراد اغلام و مساحقت ہے ابن عباسؓ رفعاً کہتے ہیں منظر نہیں کرتا

اللہ طرف اوس مرد کے جو پاس مرد کے یا عورت کے دبر میں جاتا ہے رواہ الترمذی والنسائی وابن حبان
حدیث ابن عمرو میں فرمایا ہے لوطیت صغری یہ ہے کہ مرد عورت کی دبر میں جاوے رواہ احمد والبزار و
رجالہم رجال الصحیح عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اللہ شرم نہیں کرتا حق سے تم عورتوں کے دبر میں نجاؤ
رواہ ابو یعلی باسناد جید یہی مضمون حدیث خزیمہ بن ثابت میں رفعاً ہے ویکے ابن ماجہ ونسائی
کے باسناد جید آیا ہے جابر رفعاً کہتے ہیں نہی فرمائی ہے محاشِ نسار سے رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات
اصل نہی میں تحریم ہوتی ہے دارقطنی کا لفظ یہ ہے تم شرماؤ خدا سے خدا نہیں شرماتا حق کہنے سے
حلال نہیں ہے تمکو آنا حشوش نسار میں حدیث عقبہ بن عامر میں فرمایا ہے لعنت کرے اللہ اوپر
جو محاشِ نسار میں آتے ہیں رواہ الطبرانی مراد محاش وحشوش سے دبر ہے ابو ہریرہ کا لفظ
رفعاً یہ ہے جو آیا اعجاز نسار میں وہ کافر ہوا رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات اعجاز کنایہ ہے دبر سے
ابن ماجہ وبیہقی کا لفظ ابو ہریرہ سے رفعاً یہ ہے نظر نہیں کرتا اللہ طرف اوس مرد کے جو عورت
کی دبر میں آتا ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ وہ ملعون ہے رواہ ابو داؤد واحمد تیسرا لفظ یہ ہے کہ یا حیض
ودبر میں آیا وہ منکر قرآن ہے علی بن طلق نے مرفوعاً کہا ہے مت آؤ پاس عورتوں کے و
استاہ میں اللہ حق سے شرم نہیں کرتا رواہ احمد والترمذی وقال حدیث حسن والنسائی وابن حبان معنا
مراد استاہ سے دبر ہے الحاصل گناہ شرمگاہ کے کئی ہیں ایک زناء دوسرا لواطت تیسرا مساحقت
چوتھے یہ فعل ساتھ بہیمہ کے کرنا سو لواطت میں علت اتیان داخل ہے اور مساحقت میں آلہ سے
یا اندام سے حرکت کرنا شامل ہے بہیمہ میں فاعل یا مفعول ہونا شریک ہے اور یہ سب کبائر عظمی
ہیں بعض میں حد آئی ہے اور بعض میں تعزیر اور لعنت سو ملعونکا گھر دوزخ ہے اور تائب کا گھر بہشت

فصل بیان میں گانے بجانے کے

حدیث ابو امامہ میں فرمایا ہے ایک قوم اس امت کی کہا ئیگی شراب لہو ولعب میں

رات بسر کریگی صبح کو بندر سور بنجائیگی جو لوگ گانیوالیاں اختیار کریں گے اونپر قوم عاد کی طرح ریح عقیم آئیگی اور ہلاک کردیگی الحدیث رواہ احمد مراد لہو ولعب سے کہیل کود تماشا گانا بجانا ہنسنا ٹھٹھے مارنا مسخراپن کرنا اور مانند اسکے ہی علی مرتضیٰ نے رفعاً کہا ہی جب یہ امت گانا بجانا اختیار کریگی قینات ومعازف لیگی تو اونپر بلا اوتریگی یا خسف یا مسخ ہوگا رواہ الترمذی وقال غریب ابو امامہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھکو رحمت وہدایت عالم کرکے بہیجا ہے اور مجھکو یہ حکم دیا ہے کہ میں مزامیر و کبارات یعنی برابط ومعازف و اوثان کو جو جاہلیت میں پوجے جاتے تہے مٹادوں رواہ احمد بطولہ بربط کہتے ہیں عود کو معازف سے مراد باجے ہیں کوئی سا باجہ ہی ہو طبلہ سارنگی ڈہول چنگ وغیرہا ان چیزوں کا ذکر ہمراہ بت پرستی کے کیا ہے یہ سخت وعید ہے عبادہ بن صامت کا لفظ رفعاً یہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ میں میری جان ہے شب بسر کریں گے کچھ لوگ میری امت کے اشر و بطر و لہو ولعب پر پہر صبح کو وہ بندر سور ہو جائیں گے یہ اس لیئے کہ وہ اللہ کی حرام چیزوں کو روا کہیں گے اور گانیوالیاں اختیار کرینگے اور شراب پئیں گے اور ریشمین کپڑا پہنیں گے اور سود کہا ئینگے رواہ الامام عبد اللہ بن الامام احمد مراد اشر و بطر سے اختیار کرنا امر باطل کا ہے میں کہتا ہوں یہ سب باتیں اس امت میں متفرق طور پر اور کسیجگہ بطور اجتماع کے مروج ہوگئی ہیں اور اس مدت تیرہ سو برس ہجری میں ایسے لوگوں کے اندر مسخ و خسف بہی بعض شہروں میں ہوچکا ہے علمانے ذکر اوسکا تاریخوار لکہا ہے یہ حضرت کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا پہر جو لوگ ناچنے گانے بجانے بادہ خواری و زناکاری و کہیل تماشے ولباس ریشمی پہننے میں رہتے ہیں اونکا خدا ہی حافظ ہے اگر اسجگہہ خسف و مسخ سے بچ گئے ہیں تو قبر و قیامت میں وبال سے ان گناہوں کی کس طرح

لہ گانیوالی
عورتیں ۱۲
سلہ اترانا اور
فخر کرنا ۱۲
سلہ
شراب
۱۲

بچ سکینگے وہ تو سیر جہنم کی مدت دراز تک جسکی نہایت اللہ ہی کو معلوم ہی ضرور کرینگے اگر ایمان پر مرے ہیں ورنہ خیر سلا ابو مالک اشعری نے حضرتؐ کو سنا فرماتے تھے کچھہ لوگ میری امت کے شراب پئیں گے اوسکا کچھہ اور ہی نام رکھیں گے اونکے سروں پر باجا بجیگا گانے والیاں گائینگی اللہ اونکو زمین میں دہسا دیگا اور کچھہ لوگوں کو بندر و سور بنا دیگا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ مدت سے لطف زندگانی و عیش و کامرانی کا انہیں حرکات میں ٹہیر گیا ہے گانے بجانے کا مزا بے دور ساغر شراب بہلا کسکو پسند آتا ہے شاعر نے کہا ہے ؎

بمجلسے کہ در و جام می نمیگردد
سرود مطرب و شور رباب نا خاست

اونکو خوبی اس رنگ و بہار کی آنکہہ کے بند ہوتے ہی نظر آنے لگیگی عمران بن حصین رفعًا کہتے ہیں اس امت میں خسف و مسخ و قذف ہوگا ایک مسلمان شخص نے کہا اے رسول خدا کب ہوگا فرمایا جبکہ گانیوالیاں اور طرح طرح کے باجے ظاہر ہونگے اور شراب پی جائیگی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاسْتَغْرَبَہٗ خسف کہتے ہیں زمین میں دہس جانیکو مسخ کہتے ہیں صورت بدلجانیکو قذف کہتے ہیں پتہر برسنے کو یہ عقاب اس امت میں بعض شہروں کے اندر ہو چکا ہی اَللّٰہُمَّ احْفَظْنَا مگر یاروں کی آنکہہ نہیں کہلتی کانوں میں تیل و الکر بیٹہہ رہے ہیں پیشانی پر بل نہیں آتا بدن پر جوں تک نہیں رینگتی مہنہ دعوی مسلمانی اور ایمانداری کا رکہتے ہیں کیونکہ انہوں نے یہ سن لیا ہی کہ اللہ غفور رحیم اور یہ نہیں سنا ہو کہ شدید العقاب سریع الحساب بہی ہے حدیث ابن زبیر میں آیا ہے کہ حضرتؐ کا گذر ایک قوم پر ہوا وہ ہنس رہے تہے فرمایا تم ہنستے ہو اور ذکر جنت و دوزخ کا تمہارے درمیان میں ہوتا ہے پہر دیکہا کسی شخص کو مرتے دم تک ہنستے نہ دیکہا انہیں کے حق میں یہ آیت اتری نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَاَنَّ عَذَابِیْ ھُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ رَوَاہُ الْبَزَّارُ اسکی سند حسن ہی ابن عمر کہتے ہیں حضرتؐ نے ایکدن خطبہ پڑہا اور فرمایا مت بہولو تم دو بڑی چیزوں کو جنت و دوزخ

پہر اتنا روئے کہ دونو ںطرف کی ڈاڑہی بھیگ گئی پہر کہا قسم ہے اوسکی جس کے ہاتھ میں ہے جان میری اگر معلوم کرلو تم جو میں جانتا ہوں حال آخرت کا تو چلے جاو تم طرف جنگل کے اور ڈالو تم اپنے اپنے سر پر خاک کذا رواہ ابو یعلی الغرض جو سزا جزا جس گناہ کی اللہ تعالی یا رسول اللہ نے بیان فرمادی ہے وہ ضرور ملنی والی ہے پہر کیا وجہ ہے کہ آیات واحادیث خوف سے تو خوف نہیں آتا ہی اور آیات واحادیث رجا پر بہروسا کیا جاتا ہے یہ بہی تو جان رکہو کہ ایمان درمیان امید وبیم کے ہوتا ہی نری امید مذہب فرقۂ مرجیہ کا ہے اور نرا خوف طریقۂ خارجیوں کا اہل سنت کا ایمان درمیان خوف ورجا کے ہوتا ہی جو نرا امیدوار ہے اور گناہ کیے جاتا ہے اوسکو نفس وشیطان نے دہوکا دیکر راہ آخرت سے گمراہ کر دیا ہے اور جو نرا خائف ہے اور رجا نہیں رکہتا وہ اللہ کی رحمت سے نا امید ہے یہ نا امیدی بہی کفر ہوتی ہے اسی لئے خوارج ومرجیہ کو فرقہ ناری میں ذکر کیا ہے انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہی جب میری امت پانچ چیزوں کو اپنے لیے روا کریگی تو ہوگی ہلاکت آئیگا ایک لعنت کرنا آپس میں دوسرے پینا شراب کا تیسرے پہننا ریشمی کپڑے کا چوتہے اختیار کرنا گانے والیوں کا پانچویں اکتفا کرنا مردوں کا مردوں کے ساتہہ اور عورتوں کا عورتوں کے ساتہہ رواہ البیہقی اس زمانے میں یہ پانچوں عیب شرعی اکثر جگہہ موجود ہیں مرد اغلام کرتے ہیں عورتیں مساحقت کرتی ہیں رنڈیوں کا بیڑہ ہر جگہہ موجود ہے میراثنیں گہر گہر آتی جاتی ہیں بہڑووں کا طویلہ جس شہر میں دیکہو طیار ہے خانگیوں کا ہر محلے میں ہجوم ہی کہانا پینا پہننا سب مال حرام سے ہوتا ہی یہی لوگ اکثر خلق کو اچہے معلوم ہوتے ہیں انہیں کی صحبت پسند آتی ہی زمانہ بدل گیا ہی نہ توبہ کا ٹہکانا ہے نہ استغفار کا پتا نہ شرم کا نشان نہ اسلام کا نام نہ ایمان کا ذکر نہ موت کی یاد نہ آخرت کی فکر اسی شکم وشرمگاہ کا رات دن دہندا ہے اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

سلہ امید سلہ خوف سلہ [illegible] [illegible] ۱۲

اب چودہویں صدی ہجرت کا آغاز ہے غربت اسلام نہایت کو پہونچ گئی مسلمانی نام کی رہگئی قیامت کا سایہ سر پر آگیا مگر اللہ و رسول سے نہ کسی کو حیا آتی ہے اور نہ قبر و حشر کا کچھہ خوف ہے حالانکہ موت ہر دم اپنا مونہہ دکھا رہی ہے +

موئے سفید از اجل آرد پیام　　پشت خم از مرگ بگوید سلام

فصل بیان میں عشق کے

اس مرض کو ساتھہ شراب و زنا کے مثل غنا کے ایک مناسبت خاص ہے یہ مرض شہوت فرج سے پیدا ہوتا ہے جس کسی مزاج پر شہوت غالب آجاتی ہے تو یہ بیماری اوس شہوت پرست کو پکڑ لیتی ہے جب وصال معشوق کا محال ہوتا ہے یا میسر نہیں آتا تو عاشق سے حرکات بے عقلی ظاہر ہونے لگتے ہیں لہذا کتب دین میں مذمت عشق کی آئی ہے اور انجام اوسکا شرک ٹھیرایا ہے قرآن و حدیث میں کسیجگہ استعمال اس لفظ منحوس کا نہیں ہوا قصہ زلیخا میں افراط محبت کو بلفظ شغفہا حبّا تعبیر کیا ہے یہ حرکت زلیخا سے حالت کفر میں صادر ہوئی تھی ہنود میں بہی ظہور عشق کا طرف سے عورتوں کے ہوتا ہے بخلاف عرب کہ وہاں مرد عشاق زن ہوتے ہیں جس طرح کہ قیس لیلی پر فریفتہ تہا اس سے بدتر عشق اہل فرس کا ہے کہ وہ امرد پر شیفتہ ہوتے ہیں یہ ایک قسم لواطہ و اغلام کی ہے جسطرح کہ ظہور عشق کا طرف سے عورت کی ایک مقدمہ زنا کا ہے جو کوئی اس مرض کا مریض ہوتا ہے وہ شرابی زانی ہو جاتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ گناہ خمر کا اوسکے نفع سے بڑہکر ہے اسی طرح فساد عشق کا اوسکی صلاح سے زیادہ ہے اہل علم نے لکھا ہے کہ عشق بندی کو توحید خدا سے روک کر گرفتار شرک و بت پرستی کر دیتا ہے اسلیئے کہ عاشق معشوق کا بندہ بنجاتا ہے اوسکی رضامندی کو خالق کی رضامندی پر مقدم رکھتا ہے یہی اوسکی صنم پرستی ہے۔

ہر کجا سلطان عشق آمد نماند	قوت بازوے تقوے را عمل

کتاب اغاثۃ اللہفان وکتاب الداء والدواء الکافی اور رسالہ اللتیا والتی میں آفات و معائب عشق کو تفصیل وار لکھا ہے اللہ تعالے ہر مسلمان کو اس شرک شیریں و کفر نمکین سے بچاکر اپنی محبت بخشے اور مجاز سے طرف حقیقت کے لائے **ف** لغت میں معنی لفظ عشق کے افراط محبت کے ہیں شخص کثیر العشق کو عشیق بولتے ہیں اور بتکلف عشق کرنے کو تعشق بولتے ہیں یہ مرض ہمراہ پارسائی کے نہیں ہوتا ہے یا بہت کم ہوتا ہے اور ہمراہ فسق وفجور کے کثرت سے ہوتا ہے انسان محبت محبوب میں اندہا بہرا ہوجاتا ہے سوا معشوق کے کچہہ اسکو نہیں سوجہتا حدیث میں فرمایا ہے حُبُّکَ الشَّیْئَ یُعْمِی وَیُصِمُّ یعنے محبت کسی چیز کی تجہکو اندہا بہرا بنادیتی ہے قاموس میں کہا ہے کہ یہ ایک مرض وسواسی ہے جب خوبی کسی شے کی فکر پر مسلط ہوجاتی ہے تو نفس عاشق ہوجاتا ہے کتاب سدیدی میں کہا ہے کہ یہ مرض مشابہ مالیخولیا ہے مرد بے زن اور اہل بطالت اور سفلہ لوگونکو لگتا ہے اس سے احتراق خون کا اور استحالہ سودا کا اور التہاب صفرا کا ہوتا ہے نیند جاتی رہتی ہے قلق کی شدت ہوتی ہے اضطراب بڑہجاتا ہے طغیان سودا سے فکر فاسد پڑجاتی ہے فساد فکر سے ندامت وکم عقلی آتی ہے آرزوی ناتمام کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ نوبت جنوں کی ہوجاتی ہے پہر کبہی اپنی جان ہلاک کردیتا ہے اور کبہی غم میں گہل گہل کر فنا ہوجاتا ہے ؎

پیشہ عشق کا حاصل تو بتاؤ توفیق	کوئی مجنوں کوئی فرہاد ہے باللہ اعوذ

ہونا شہوت جماع کا ہمراہ عشق کے شاذ ونادر ہے ورنہ علاج اسکا یہی وصال معشوق ہے اگر بطریق شرعی میسر ہوسکے تو بوڑہی عورتوں کو عاشق پر مسلط کرے وہ اوسکے سامنے معشوق کی ہجو ومذمت کیا کریں اور اوسکی برائی بیان کریں اور تدبیر مالیخولیا بہی کیجائے

له اس شعر کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں عشق آتا ہے وہاں سے تقوے اور عمل رخصت ہوجاتا ۱۲

یا اوسکو شغل شکار اور علوم عقلیہ میں مشغول کردیں بو علی سینا نے بھی اسی کے لگ بھگ قانون میں لکھاہے آرسطو نے کہاہی کہ عشق میں حس ادراک عیوب محبوب سے نابینا ہوجاتا ہے آدمی مبہوت بنجاتاہی سرنگوں و لاغر اندام ہوکر گرفتار آہ و زاری و ذلت و خاکساری رہتاہی

عشق میں کیا جو ہوا کوئی بلند آوازہ	آہ ہی نالہ ہے فریاد ہے باللہ اعوذ
کبھی دشواری رنجش تو کبھی مشکل ہجر	روز ایک تازہ ترافتادہی باللہ اعوذ
ایک شدہ دل ہی کہ ہی جنکو فراغت حاصل	اک ہمارا دلِ ناشاد ہے باللہ اعوذ

یہ عشق مخنثوں اور کم ہمت عورتوں اور بیکار و فارغ البال لوگوں میں زیادہ ہوتا ہے اور انہیں جرأت دن عورتوں نے محاورشت کرتے رہتے ہیں زیادہ ہوا کرتاہی خشکی دماغ کا علاج کرے اور ایسے شغل میں لگائے جس سے وہ معشوق کو بھول جائے یا جماع کی کثرت کرے کہ اس سے بھی عشق زائل ہوجاتاہے اس مرض کے ۴۰ نام ہیں یہ وہ بلا ہے جسنے صدہا گھر ویران کردیے ہزاروں کا ایمان لیلیا کفر پر اونکا خاتمہ ہوا ؛

نہ دن کو چین نہ شب کو قرار ہے ہمکو یہ عشق کاہیکو ٹھیرا کوئی بلا ٹھیری

رہی وہ محبت جو درمیان شوہر و زوجہ کے ہوتی ہے سو وہ مذموم نہیں ہی بلکہ شرعًا و عرفًا مطلوب ہی حدیث ابن عباس میں فرمایاہے لَمْ تُرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلُ النِّكَاحِ رواہ ابن ماجۃ یعنے نکاح کی سی الفت کسی اور دو میں نہیں ہوتی ہی ولہذا انس نے رفعا کہاہے جب بندی نے نکاح کرلیا تو اب آدھا ایمان اوسکا کامل ہوگیا اب آدھے نصف باقی میں اللہ سے ڈری رواہ البیہقی اس مرض کا غلبہ اہل دولت و امارت میں بہ نسبت اور لوگوں کے زیادہ ہوتاہے اس لیئے کہ یہ لوگ مالدار صاحب فرصت و فراغت ہوتے ہیں انکو کوئی شغل بجز فسق و فجور و لہو و لعب کے نہیں ہوتا خانہ خالی را دیو می گیرد مولانا روم نے فرمایاہے ؎

عشق نبود اینکہ در مردم بود این فساد خوردن گندم بود

جسکو یہ بیماری لگجاتی ہے وہ مرتے دم تک صحت یاب نہیں ہوتا جوانیکا روگ بڑھاپے تک

محبوب کا عیب معلوم نہیں ہوتا اور ... ایسا عشق ... (handwritten margin notes)

رہتا ہے ہاں اگر کسیوقت کوئی آفت وبلا ناگہانی بسبب ان گناہونکے سر پر آجاتی ہے تو اوس وقت عشق کو بھولجاتا ہے ؎

چنان قحط سالی شد اندر دمشق	کہ یاراں فراموش کردند عشق

ایک طریق تحریک عشق کا یہ بھی ہے کہ شہوت پرست لوگ داستان عشق کی کتابیں سنتے پڑھتے ہیں جیسے فسانۂ عجائب و بوستان خیال و مثنوی میر حسن و مثنوی میر تقی وغیرہا ان مضامین کا اثر دل میں پڑتا ہی فسق کا جوش بہ خاطر سے اوٹھتا ہی قرآن پاک میں نام اسکا لھو الحدیث رکھا ہی اور انجام اوسکا ضلالت و گمراہی بتایا ہے اگلی امتوںمیں جب کسی امت پر اللہ کا عذاب آیا ہی وہ دو ہی حالتوں میں آیا ہے ایک وقت شغل لہو ولعب کی دوسرے وقت خواب کے حالت غفلت میں یہ ذکر بھی قرآن میں موجود ہے یہ عشق جو کہ عین فسق ہوتا ہی اور ایک طرح کی بت پرستی و شرک ہی اسیوجہ سے اکثر عشاق و فساق کا خاتمہ بالخیر نہیں ہوتا جنت الفردوس کا عیش دائمی اور وہاں کے معشوقان بے مثل کو چھوڑکر اور اس دار فانی کے صور حسنۂ بے بقا میں مبتلا ہونا پھر غالباً آتش فراق میں جلنا اور اتفاقاً وصال محبوب فانی سے لذت ناپائدار اوٹھانا اور اللہ کی آتش قہر وغضب کو بھڑکانا اور اپنی آبرو و عزت و شرافت و مال و ایمان و دین کو خاک میں ملانا بجز بدبختی و کم طالعی و سیاہ قسمتی و سوء خاتمہ کے اور کیا ہے ؎

آگ تھے ابتدای عشق میں ہم	اب ہوئے خاک انتہا ہے یہ

یہ عشقبازی اگر کوئی عمل حسنہ ہوتا تو ہر سعادتمند و عقلمند و شریف اسی فعل کو اختیار کرتا حالانکہ اکثر اختیار کرنیوالی اسکے بموجب کتب طب و شرع کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو بے عقل مخنث طبع کم ہمت ناکام نامراد ہیں اور نظر سے اہل عقل و شرف و دین کے گرجاتے ہیں

ہر شخص اونکو بنظر حقارت و خفت و ذلت دیکھتا ہی اور شہوت پرست سگ طینت خوک سیرت جانتا
ہی گو وہ بسبب اپنی مستی و دیوانگی کے کچھہ نہ سمجھیں اور دین کو عوض شکم و فرج کے برباد دین اور
روسیاہ دارین ہوں دولتمند وئمیں جو کوئی پیشہ عشقبازی کرتا ہی لوگ اوسکے منہہ پر برائی اوسکی
نہیں کرتے لکن دلمیں اور اوسکے پیچھے اوسکے حرکات پر ہنستے ہیں اور غریب آدمی ہر محفل کا
نقل اور شیطانکا مسخرہ ہوجاتا ہی عشق کی خاصیت اصلی یہ ہی کہ ایک معشوق ہوتا ہی اور جسکے
بہت سے معشوق ہوں اور ایک کو چھوڑے اور دوسرے کو پکڑے تو ہرگز یہ عشق نہیں ہی شوق زنا
اور عیاشی ہی حدیث میں آیا ہی لَعَنَ اللّٰہُ الذَّوَّاقِینَ وَالذَّوَّاقَاتِ یعنی لعنت کرے اللہ اون مردوں
اور عورتوں پر جو مزا چکھتے پھرتے ہیں اور حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہی آنکھہ کا زنا دیکھنا ہی اور کانکا زنا
سننا اور زبانکا زنا بات کرنا اور ہاتھہ کا زنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا چلنا اور دل چاہتا ہی اور تمنا
کرتا ہی شرمگاہ چاہے سچا کرے یا جھوٹا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور یہ بھی فرمایا ہی اِنَّ الْمُخْتَلِعَاتِ ہُنَّ الْمُنَافِقَاتُ رواہ
یعنی جو عورتیں خلع کرتی ہیں وہ منافقہ ہوتی ہیں اور جو عورت بے سبب طلاق لینا چاہتی ہے
وہ جنت کی ہوا بھی نہ پائیگی رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ عَنْ ثَوْبَانَ رَفْعًا دوسرا لفظ یہ ہی جس عورت نے اپنی خاوند سے
سوال طلاق کا کیا بے سبب تو بہشت اوسپر حرام ہی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَابْنُ مَاجَۃَ وَ
ابْنُ حِبَّانَ ہر چند متعدد نکاح کرنا جائز ہی لکن جو عورتیں خاوندونکو چھوڑکر دوسرا تیسرا چوتھا
پانچواں نکاح کرتی ہیں یہ حقیقت میں فواحشہ گیر ہیں انکا نکاح حقیقت میں حکم زنا کا رکھتا ہی اگرچہ
ظاہر میں صورت شرعی ہوتی ہی نکاح شرعی یہ ہی کہ خاوند نے طلاق دیدی ہو یا مر گیا ہو اور عورت
واسطے پارسائی اور ضرورت نان نفقہ کے دوسرا نکاح کرلے اسکے سوا جو صورت ہے وہ
در پردہ زنا ہے اور زنا کا حکم پہلے مذکور ہوچکا ہے اللہ تعالی صورت و اعمال کو نہیں دیکھتا
ہے دلوں اور نیتونکو دیکھا کرتا ہے علمانے لکھا ہے کہ سب سے پہلے جس سے زنا و عشق و

خیانت و شرک نکلا اگر وہ عورتوں نکا ہے اسی جگہہ سے صاحب شرع نے عورتونکو ناقص العقل
وناقص الدین فرمایا ہی اور کہا ہی کہ سب سے زیادہ دوزخ میں یہی عورتیں ہونگی اسلیئے کہ وہ ان
عیبوں سے ہرگز خالی نہیں ہوتیں مگر جسکو اللہ بچائے یا توبۃ النصوح نصیب کرے اور انکی ذات
بیوفا ہوتی ہی انکے ساتھہ کیسا ہی اچھا برتاؤ کرو ایک ادنی امر پر جو خلاف انکے مزاج کے
ہوتا ہی بدلجاتی ہیں اور خاوند سے کہتی ہیں کہ تو نے ہمارے ساتھہ کوئی سلوک نہیں کیا یہ
سخن دروغ وفریب آمیز سے خوش رہتی ہیں اور سخن راست سے ناراض ہوتی ہیں انکی خوشی
وناخوشی انکی شرمگاہ میں ہوتی ہے ولہذا حدیث میں آیا ہی کہ مردونمیں تو بہت مرد کامل ہوئے
مگر عورتوں میں چار ہی عورتیں کامل ہوئیں مراد اعلی درجے کا کمال ہے ورنہ اس امت
اسلام میں بحمد اللہ تعالی ہزاروں لاکھوں عورتیں صالحات گذری ہیں اور انکا حال کتابوں
میں لکہا ہی اور شرفار کی مستورات ہمیشہ افعال شرعیہ پر قائم رہتی ہیں اور سوا خاوندونکے
کسیطرف آنکھہ اوٹہا کر نہیں دیکھتیں اگر ایسا نہوتا تو سارے مسلمان عورتیں فاسقات ٹھہرتیں
اور ساری اولاد حرام کی ہوتی ولد الحلال ڈہونڈہے نہ ملتا پھر جو مرد کسی عورت کو تاکتا ہی یا کوئی
عورت کسی مرد کو جا تکتی ہی تو یہ ایک دوسرا فن گناہ کبیرہ کا ہی قرآن شریف میں ذکر چہپی
آشنائی کا آیا ہے ایسی عورتوں کو جو ظاہر ظہور مثل کسبیوں کے حرام نہیں کرتی ہیں اور در پردہ وہ
زنا کرتی ہیں خانگی کہتے ہیں بعض حکایتیں عشق کی جو کتابونمیں لکہی ہیں وہ پارسا لوگونکی ہیں
اب فسق وعیاشی کا نام عشقبازی رکہا گیا ہے اگلے زمانہ میں عشاق تباہ حال ہوتے
اور خستہ وسرگردان رہتے تھے اس زمانے میں عشاق واسطے وصال معشوق کے طرح طرح
کی آرائش پیرایش کرتے ہیں یہی دلیل واسطے فسق ہونے عشق کے کفایت کرتی ہے اگر شہوت
پرست نہوتے تو ہرگز یہ ٹھاٹھہ جمایا نجاتا اور کسی ایک ہی معشوق پر کفایت کرتے ہرجائی

نہوتے شیطان ونفس انسان کا دشمن قوی ہے وہ ہرگز راہ حق وعفت پر فساق کو چلنے نہیں دیتا ہر طرح سے لذات وشہوات دنیا میں پہانس کر دوزخ میں لیجانا چاہتا ہے حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ یعنی دوزخ شہوتوں سے چہپائی گئی ہے انجام شہوت پرستی کا دوزخ ہے اور بہشت مکروہات سے چہپائی گئی ہے انجام تحمل مکروہات کا بہشت ہے ولہذا دوسرے حدیث ابوہریرہ میں رفعاً آیا ہے کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بہی ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جو کام اللہ سے نزدیک کرے اور عالم اور متعلم رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ دنیا کی مثال عورت سے دی ہے جسطرح عورت بے وفا ہوتی ہے اسیطرح دنیا بہی بیوفا ہے ؎

ایمن مشو زعشوۂ دنیا کہ این عجوز	مکارہ می نشیند و محتالہ میرود

اسیجگہہ سے سلف مسلمین نے دنیا کو طلاق بائن دیدی تہی اور دل کو محبت سے اس دار ناپایدار کی اوٹہا کر آخرت کو اختیار کیا تہا ؎

دل برین منزل فانی منہید	رخت بربندید کہ انا للہ

دنیا کا سارا عیش وعزا اور یہاں کی ساری لذت وشہوت مثل خواب وسراب کے ہے اور آخرت کا عیش دائم اور وہاں کی نعمت قایم رہنے والی ہے اللہ تعالے ہر مسلمان کو اپنی محبت اور رسول کی محبت اور نیک بندوں کی محبت اور اعمال صالحہ کی محبت دے کہ اس محبت کا نتیجہ لذت وحلاوت جاودان اور نعیم مقیم جنان ہے اور محبت غیر حلال اور افعال فسق سے بچائے کہ ہر شخص کا حشر اوسی کے ساتھہ ہوگا جسکو وہ دنیا میں دوست رکہتا تہا اگر فساق فجار اوسکے دوستدار ہیں اور صحبت

بد ہے تو وہ سارا جلسہ جہنم میں جائیگا اور اگر مرد کو بی بی سے یا بی بی کو خاوند سے محبت ہے اور دونوں نیک بھی ہیں تو وہاں بھی یکجائی نصیب ہوگی اور اگر بسبب تفاوت اعمال کے جگہہ ہر ایک کی دوسری ٹہیرگی تو اللہ تعالے نعم البدل عطا کریگا حدیث معاذ بن جبل میں فرمایا ہے جب کوئی بی بی اپنے شوہر کو دنیا میں ستاتی ہے تو اوسکی زوجہ حور عین کہتی ہے تو اسکو ایذا نہ دے اللہ تجھکو قتل کرے یہ تو تیرے پاس دخیل ہے عنقریب یہ تجھکو چھوڑ کر میرے پاس آجائیگا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ مراد دخیل سے مہمان ہے ہمنے بیان حقوق زوجین کا رسالہ صلاح ذات البین مین کیا ہے بہر حال فتنہ اس عشق وفسق کا سارے اعمال بد سے بمراتب زیادہ تر ہے اگر خلق کو انجام اپنا معلوم ہو جائے تو ہنسنا بھول جائیں اور سوا رونے کے کچھہ کام انکو نہو لیکن ابلیس لعین کب یہ چاہتا ہے کہ وہ تنہا دوزخ میں جائے اوسکا مطلب تو یہی ہے کہ ایک لشکر عشاق فساق کو بھی ہمراہ اپنے سیر سقر کی کرائے عافانا اللہُ وَاِیَّاکُمْ عَنْ جَمِیْعِ الْمَعَاصِیْ وَالْاٰفَاتِ یہ رسالہ آج روز شنبہ ۱۲- جمادی الآخرہ ۱۳۰۵ھ ہجری کو تمام ہوا ٭

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

اب بار دوم ۱۲- محرم الحرام روز چہارشنبہ ۱۳۳۸ھ ہجری کو تمام ہوا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ

تنبیہ اول مرتبہ رسالہ ہذا سنہ ۱۳۰۵ھ بموجودگی علامۂ زمان نواب صدیق حسن خانؒ بھوپال میں
چھپ چکا تھا اسوقت کا چھپا ہوا رسالہ مدت سے کمیاب بلکہ نایاب تھا اسلیئے دوسری مرتبہ شیخ حاجی حمید اللہ صاحب
سوداگر ادام اللہ فیوضہم ناشر سنن سید المرسلین کیطرف سے عامۃ المسلمین کے فائدہ کیواسطے مفت حسبۃً للہ شائع ہوا ہے
چونکہ یہ پانچوں مرض آجکل کثرت سے رائج ہیں اور دن بدن انکو ترقی ہے اسلیئے ضروری تھا کہ کچھ انکا تدارک کیا
جاتا جس سے بندگان خدا کو نصیحت ہوتی اور وہ اپنے ان بدفعلوں سے باز آتے اردو میں ان مجموعات خمسہ کا یہ پہلا
رسالہ ہے جو اپنے باب میں بے نظیر و بے مثال ہے اور ان مجموعات خمسہ سے بچنے کیلیئے ڈھال کا کام دیتا ہے اور امراض مہلکہ سے
بچاکر صراط مستقیم کی ہدایت کرتا ہے **رسالہ منقولہ** مطابق اصل ہے کچھ کمی و بیشی نہیں کیگئی البتہ مصحح کیطرف سے
اتنا ضرور کیا گیا ہے کہ جہاں کہیں متن میں الفاظ مشکل تھے اوسکے معنی حاشیہ میں کھولدیئے گئے ہیں تاکہ آسانی سے
مطلب حل ہو سکے۔ فقط عبد الستار کلانوری نزیل دہلی مصحح رسالہ ھذا اللہم اغفر لمؤلفہ و من طبعہ و صححہ و
عمل بما فیہ و رحم اللہ امرأ قال آمینا ———


3 1761 06766987 9